



سوال

صبح کی اسمبلی میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ مدارس کی طرف سے ہم سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ سکول میں صبح کی اسمبلی میں اگر طالبات بلند آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ چونکہ اس مسئلہ میں شرعی حکم معلوم کرنا ایک اہم معاملہ ہے اس لیے جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کا جواب ارشاد فرمائیں تاکہ مدارس کو اس کی اطلاع دی جاسکے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معانی سمجھتے ہوئے اور مطالب میں غور فکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا سب سے بڑا ثواب کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، خیر کی توفیق طلب کرنا، رزق کی فراخی اور دوسری بھلائیوں کی دعا کرنا جائز عبادت ہے۔ لیکن سوال میں ذکر کردہ انداز سے سورتیں اشخاص پر تقسیم کر کے ہر ایک کا ایک ایک سورت پڑھنا تاکہ اس کے بعد رزق کی فراخی کی دعا کی جائے یہ کام بدعت ہے، کیونکہ یہ نبی ﷺ کے ارشاد سے بھی ثابت نہیں، عمل سے بھ نہیں، نہ کسی صحابی یا امام سے ثابت ہے اور بھلائی تو سب سلف صالحین کے طریق کے اتباع میں ہے اور برائی بعد کے لوگوں کی بدعتوں میں ہے اور یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من أهدت في أمرنا بدأنا قبض من فوزنا))

”جس نے ہمارے اس کام (دین) میں کوئی نئی چیز نکالی جو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے تو وہ ناقابل قبول ہے۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تو ہر وقت، ہر جگہ اور تنگی و فراخی ہر حال میں جائز ہے۔ شریعت نے نماز کے سجدہ کے دوران اور سحر کے وقت اور نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ یہ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إنزل اللہ الی السماء الذی علیہ جبرئیل بنی جنت اللیل الاوّل فیقول یا اللہ یا اللہ من ذا الذی یدعوننی فاستجب لہ من ذا الذی ینأئنی فابصیہ من ذا الذی یمسئرنی فاعضدہ

”ہمارا رب ہر رات اس وقت آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔“ اور فرماتا ہے: ”مجھے کون پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کر لوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے، میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے، میں اس کو بخش دوں۔“

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے اور سیدنا عبداللہ بن عباس کی یہ حدیث بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:



((قَالَ الرَّكُوعُ مَطْلُوهَا الرَّبُّ فِيهِ وَنَا السُّجُودُ فَاتَّبِعُوا فِي الدُّعَاءِ هَمِّنْ أَنْ يَسْتَجَابَ لَكُمْ.))

”رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں خوب دعا کرو، یہ حق رکھتی ہے کہ قبول کر لی جائے۔“

یہ حدیث امام احمد، مسلم، نسائی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَنْجُو النَّبِيُّ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَائِدَةٌ فَكَبِّرُوا الدُّعَاءَ.))

”بندہ رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب سجدے میں ہوتا ہے، لہذا اکثرت سے دعا کیا کرو۔“

یہ حدیث مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے صحیحین میں جناب عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد سکھایا، پھر فرمایا:

((مَنْ لَمْ يَخْرِأَنْدَهُ كَرَمُ الدُّعَاءِ أَخْبِرَ أَنَّهُ فَيَضَعُهَا.))

”پھر اس دعا کا انتخاب کرے جو اسے زیادہ اچھی لگے اور دعا کرے۔“

حداماعندی والندراعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ